



منشور رسولان بہ محتاج بخاتم

با خاتم ہر آمدہ منشور محمد

توریت بلا تور یہ انجیل بخیل

گو یا صفت دیر مرد محمد

نمبر ۳۴ مطبوعہ ۵ دین ذی الحجہ ۱۳۳۵ ہجری بنوی جلد ۲

اشتیقا رہا بخار شمرہ وار مضامین تردید مذہب سیوی چھپتا سنا قیت معہ مخصوص لکھنا کجناہ تو بد ریو منی آذر ہتم کے نام آنی چاہین

منشور

منسوب حمد وہ خدا ہے
عالم ہے قدیر ہے احد ہے
ملک رازق کریم خالق
خلاق زمین و آسمان ہے
پیدا ہوئے ایک لفظ کن ہے
قذیل فلک بوجہ حسن
شاہنشاہ ملک بے مثالی
دیہم جلال فرق پر ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے
افعال حکم لایزالے
کیا لکھوں تنہا ہی دیا
جب لغت بنی کا وقت آیا
لولاک لما خلقت الا فداک

جو خسر و کشور بقا ہے
سلطان قلم و ابد ہے
عادل سامع مرید صادق
وہ غار میں باغ کن چکان ہے
انٹھا ہزار عالم اوس کے
شمع مہر سے ہی روشن
محبوب حسیں لایزالی
اور ناگ قدم پہ جلوہ گری
صنعت ہر چیز میں رکھی ہے
ہوتی نہیں مصلحت خالی
ارشاد بنی ہے ما عرفاک
خامہ نے ادب سے سر چکایا
ایا ہی نشان شاہ لولاک
اس نظم کو کر چکا جب ارقام

ای صل علی رسول محمد
جو اوسکی ثنا لکھوں وہ کم ہے
وہ انسر فرق انیا ہے
شاہنشاہ کشور نبوت
سب پر شرف بنی عیان ہے
ای خاتم عیش لکھ باضاف
جب سے نکلا یہ رشک گلزار
جو فضل و نشر اسے بجای
نور رخ و پذیر اسلام
شمس لاخار آسمان پر
کرتا ہی بقلب زار ناشاد
چھپتے ہیں صحیح کو ایف
عدہ خبرین نفیس محزون
سال و مدور و زو شبہ ملی
توقیع عسکری دکھا نام

سر دار بہر ان مستند
خورشید عرب پر عیسی
محبوب جناب کبریا ہے
ارایش مسند شریعت
وہ علت غائی جہان ہے
منشور محمدی کے اوصاف
نظرون گرے جہاں اخبار
ہم نام جناب مصطفیٰ ہے
ما حی ظل ظہیر اسلام
ہی پیش مسیح نیک اختر
منشور محمدی کی منسویاد
یہ شبہ ہے انیسویں ایف
ہر لفظ ہی رشک درکنون
ہوا سکو بہت بڑی ترقی

اعلان

اجارہ شہر محمدی کے اگیارہ جلد دن کے متفرق پرچے
 مطبع بحوالہ اسلام میں موجود ہیں لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ
 جن صاحبوں کو ان متفرق پرچوں کی ضرورت ہو تو بارسا
 قیمت یعنی فی پرچہ ۱۰ روپے کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہوں
 منگوائیں محصولہ اک ۷ پرچوں کو ۱۰ روپے -

غریب مسلمانوں اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علموں
 سے قیمت کی درخواست نہیں فقط محصولہ اک بھیج دینے سے
 برہنہ ہیں ۷ پرچے پانچ روپے روانہ کئے جائیں گے -

حیدر آباد دکن کے انوکھے ماہوار می رسا
 مذاق سخن

یہ رسالہ آرمائی جز کے قریب ہر مہینے کی پندرہ سویتن تاریخ
 کو شائع ہوتا ہے - اس میں پھرل پونٹری کارنگ کوٹ
 کوٹ کر بھرا ہے - قیادہ ۷۷ جہ غزلیات طرح دیگر طرح کا
 انتخاب پاکیزہ مضامین پھرکتے ہوئے لطیفہ دورہ
 انگریزی پر مغز ناول کا سید اساد ماسد ترجمہ اور دورہ
 کلیات سینر اور گوہر انتخاب کے چنے چنے چوتی کے شریج
 ہوتے ہیں اس بناء جواد پر قیمت سالانہ پیشگی عام لوگوں
 سے فقط ۱۰ روپے اور معززین سے ۱۵ روپے مع اخراجات
 روانگی متوجہ ہے اور شاعر اور مضمون نگاروں سے لاگت
 یعنی ۱۵ روپے لے کر دینگے - نمونہ کا پرچہ ۵ روپے بھیجنے
 پر ملے گا - درخواست بنام منشی محمد شتاق احمد مالک
 کے نام مع قیمت آنی جائے -

طرح ماہ المکتوب - ہم تصور میں ترے اور مزاجاتے ہیں -

مختصر مکتوب
 طرح ماہ المکتوب

نظریات استثنای چشمہ گوہر نشدہ
 فنون

یہ رسالہ اردو زبان میں ۴۰ صفحہ پر ماہوار شائع
 ہوتا ہے - زمینداروں - کاشتکاروں - پیشہ وران
 کاریگروں - اور شایقین علم نباتت و جادو کے لئے
 ہنایت مفید ہے - خصوصاً باغات کے لگانے والوں کو
 ضرور خریدنا لازم ہے - اس کے مضامین کے ذریعہ سے غیر
 مالک کے ایسے درخت یہاں کی زمین لگائے جاسکتے
 ہیں جو یہاں کی زمین میں نہیں ہو سکتے جو درخت کچھ
 ابھر کر سو کہہ جائیں احتیاط کرنے سے خشک نہ ہو سکیں
 اور نشوونما میں فرق نہ آوے - قیمت سالانہ مع محصولہ
 ۵ روپے - درخواست حیدر آباد دکن کے پتے سے
 محمد شتاق احمد کے نام بھیجی جائے +

احباب خیر خواہ عالم

یہ آزاد اخبار عرصہ بارہ سال سے بمقام دہلی مطبع
 ہوتا ہے اور ہر ایک معاملہ پر ہنایت عمدگی سے بحث
 کرتا ہے - اس میں علاوہ ملکی و علمی مضامین کے ہر دیار و
 امصار کی تازہ مفید خبریں جو بذریعہ خاص کارسپانڈنٹوں
 و ترجمہ و انتخاب اخبارات انگریزی و اردو وغیرہ کے
 حاصل ہوتی ہیں درج کیجاتی ہیں - خصوصاً دیسی
 ریاستہائے راجپوتانہ و پنجاب وغیرہ کی صحیح خبریں
 اور دامن کی بے ترقیوں پر نکتہ چینی و اصلاح وغیرہ
 کیجاتی ہے - اور اب ارادہ ہے کہ اسی قیمت و حجم پر ہم
 اخبار ہفتہ میں دو مرتبہ کو دیا جاوے بشرطیکہ اخبار

یہی ظاہر ہوتا ہے، فائدہ عام کے لئے قیمت ہدایت
ارزان رکھی گئی ہے جو صاحب چاہیں دواؤں بھجکر
کانپور محلہ چھلی بازار دوکان نشی محمد رحمت اللہ تاجر
کتب یا حاجی حافظ عبدالستار صاحب تاجر سے طلب
فرمادیں۔ بالفعل ایک اور کتاب تکمیل الادیان
مکتبہ آئینہ اسلام زیر طبع ہے یہ کتاب
لاجواب قابل دید ہے آج کل اس طرز کی کتاب دیکھی
سنی نہیں گئی اسلام کی خوبی اور ادسکا تکمیل ہونا
ادیان سابقہ کے لئے اس عمدگی سے بیان کیا گیا ہے کہ
طالب حق کو پوری تسلی ہو جاتی ہے۔ اور حقیقت
مذہب اسلام میں کسی طرح کا شک نہیں رہتا یہی
شایقین اگر نظر تائید اسلام زر نقد پیشگی بھیجے سے
امداد فرمادینگے تو ادا نکو تیار ہونے پر اکتفا نہ فی جلد
دیجا دیگی اور جو صاحب بعد طبع خریدار ہونگے انہیں
ایک روپیہ فی جلد قیمت لجا دیگی نقطہ +

المشہر محمد رحمت اللہ تاجر کتب کانپور محلہ چھلی بازار

قبول اسلام

ہمارے نامہ نگار مقام کرناں سے رقمطراز ہیں کہ ۲۲ ذی قعدہ
کو دہشت پرست ایک عورت جو قوم اہیر سے اور ایک مرد
جو قوم کہتری پنجابی تھے بلاجبر واکراہ کسی کے اپنے مذہب
کی برائی اور دین اسلام کو حقانیت سے واقف و آگاہ
ہو کے ہاتھ پر جناب سید محمد مخدوم جہان صاحب حسین
القادری تلمیذ جناب مولانا غلام محمد صاحب کے مسجد جامعہ
کرناں میں مشرف باسلام ہوئے عورت کا نام جلیہ اور
مرد کا نام نور محمد رکھا گیا۔ خدا تعالیٰ دین اسلام کی

ہدایت غیبی

ایک شخص شہر تلچری کا باشندہ قوم ہنود چنپانامی
جسکو مدت دراز سے کئے قسم کے بیماریاں لاحقہ جسم
جس سے تاب و طاقت میں قصور آگیا تھا۔ پچارہ
کئے طرح کے معقول معالجات کیا کوئی طرح کا فائدہ
حاصل نہ ہوا۔ آخر میں لا علاج مایوس قسمت کا شکار ہو
بیماری کو تالاب زیست اپنا رفیق سمجھ چڑھ و زخاموشی
اختیار کیا۔ الحاصل بیماری ترقی پر ہونے لگی سنبھل
نہ سکا۔ شکر خدای عزوجل کا ہے بکا یک کد و شاد کو
مصقلہ رسالت سے پاک و صاف کرنے کے لئے یہ عزم
کیا۔ یہہ بیماری موجودہ جس سے حکما و اطبا عاجز ہیں
اپنے سر پر سے لطیف سرور عالم صلعم دور ہو جاوے تو
بلا اشتباہ اپنے دین باطل کو چھوڑ دین محمدی خنیا
کروں۔ جس روز سے ینت مذکور مخلص دل سے کیا
اسی روز سے بغیر معالجات بیماری عظیم اس مقام سے دور
ہونے لگی مدفہ رفتہ عرضہ قلب میں نسبت و بر خاست
دائم و رفت میں کسی طرح کا قصور نہ پایا پس اپنے
صدق دل سے مسلمان کا مشتاق ہوا اللہ الحمد اپنے
دین باطل کو تفقہ کر راہ راست میں شامل ہونے کے
لئے چند لوگ سے افشاہی کیا۔ تو لوگ پس و پیش
نہ وبالائے۔ کیونکہ اولاً دہشتِ حاکم فرنگ۔
ثانیاً شخص مذکور کے خویش و اقارب ثروت دار و
کثرت سے تھے کہیں فتنہ و فساد برپا ہو کر نشان
ظلمت کے سزاوار نہ ہو جائیں حاصل کلام شخص موصوفہ

دیکھا ہر سرخورد و بزرگ اس بارہ میں پس و پیش و مشور
 خاطر ہیں اور بے تحاشا اپنا دل شعلہ زین ہے - چند
 لوگ کے درغلانے سے ایک عرض پیش سرکار کیا صاحب
 میجسٹریٹ نے دیکھا شخص مذکور کی عمر کامل ہو چکی اس
 طرح کی مطلب براری اسکے اختیار پر موقوف ہے -
 اس لئے صاف اجازت دے دی بلکہ تاکید شدید کی کہ
 اگر کوئی اسکی خواہش کو حرکت کرے جیسا تو عتاب سرکار
 میں آجائیگا - یہ حکم ملے ہی شخص مذکور نے شادان
 و فرحان مشفق و مکرمی غلام جیلانی ہمارے عرف صاحب
 جان صاحب مینوسپل ٹرانسٹری انسپکٹر دامت برکاتہ
 برادر خورد و شفقت گستر محبوب دارین میان امیرین
 صاحب ڈریسری مدعظمہ جالامعاً مذکور صاحبوں
 نے اسکے متعلق ہو کر اسکو حامی دین متین مولانا
 مولوی محمد عبداللہ صاحب دامت ظلکم کے پیش کئے
 حضرت مولوی صاحب نے اس مشتاق دین اسلام کو
 سنہ ۱۳ ہجری ماہ ذیقعدہ ۱۱ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۲
 بروز پچشنبہ کلہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے
 مشرف فرمایا اور نام اسکا عبدالغفور رکھا - حضرت شیخ
 مذکور نے مشرف بہ اسلام ہوتے ہی اسکی مادر حقیقی
 نے چلاتی پیشی اسکے نزدیک پہنچی - اپنا بہت حال
 پر طال بیان کئی - تو اسنے کہا - جب تک تو ایمان
 سے مشرف نہ ہوئیگی ترے سے گفتگو نہ کروں گا وہ یا کو
 یہہ سنتے ہی آہ واری رقت و طال کرتی چار دنا چار
 واپس چلا گئی - البتہ بدرگاہ رب العلامین ہے کہ خداوند
 عالم بے بغیر رسول اکرم صلم اسکے ایمان میں دن بدن

ترقی بخشنے آمین ثم آمین -

مولانا بعد عجز و انکسار آپ سے ملتے ہیں - کہ
 ہزار ماہے دین نے اس دین برحق کے حقانیت کو آزما
 دارالسلام سمجھ کر شامل اسلام ہوتے جاتے
 ہیں - یہ تو مثل آفتاب کے روشن تر ہے - کیا یہ مخالفان
 دین عیسویہ کو اپنا اخبار نیک کردار نہیں پہنچتا ہوگا -
 کیونکہ ہمت دہری سے باز نہیں آتے - کس لئے دنیا
 ناپا نذار کیواسطے اس دین صادق کے دامن ہوتے ہیں
 جیسا کہ کسی نے کہا ہے **دانت کے بعد پھر چال**
 اچھی نہیں آئیں ہے حماقت کا غور ہے نہ کجور -
 داخل اسلام ہونے کے پیش از عدق قوی رکھنے سے
 ہر کس دماکس کے کئے کئے طرح کے آفات و بلیا دور
 ہو جاتے ہیں - اگر شامل اسلام ہو جاوین تو کیا بہتر
 بات ہے - دارین کے خوبان کیون نہ حاصل ہوں گے
 زیادہ بندہ کمین - شیخ محی الدین عفی عنہ
ایک انگریز کا دین اسلام سے
مشرف ہونا

ایک عنایت فرما تعلقہ سرول ضلع کرنول سے گھٹا
 فرماتے ہیں کہ اس خبر نیک کی سماعت سے مسلمانوں کو
 کمال مسرت و شادمانی حاصل ہوگی کہ جناب مولانا مولوی
 حاجی غلام رسول صاحب کے پیش بہاسی و کوشش و
 ترغیب و تحریص کے بدولت ایک انگریز صاحب مذہب
 عیسوی کو ترک کر کے برضا و رغبت ولی دین اسلام کو قبول
 کیا اور انکا نام عبدالکریم رکھا گیا ہے - یہ صاحب از اپنی
 سور و پیہ کی تنخواہ کی ملازمت پر مامور تھے اسکو بھی دین

حق کے رد پر کچھ چیز ہین سمجھ کر ترک کر دیا حق پوچھو
تو اسیکو رضا و رغبت دلی کہنا سزاوار ہی۔ بالفعل
مولوی صاحب کے حسن سعی و تہجد سے کچھ بلبوٹا اور
بلغ ادن کے لئے فراہم ہوا ہے کاش کہ ادن ازا ہی
روپیہ کی تحوہ کے بوض اہل اسلام سے بذریعہ
چندہ دو ہزار روپیہ بھول ہو کر دیا جاتا تو کیا مناسب بات
تھی خدا تعالیٰ ہر ایک کو ایسی ہی توفیق نیک عطا فرماوے
آمین۔ ثم امین فقط۔ شمس الاخبار۔

لو مہار کہا د۔

اجنار حامی ہند کو اور قمر از ہے کہ ”سوٹز لند کی
فیوڈرل گورنمنٹ نے سس بوتھ اور سس چارلس
ورٹھ کو جو سالویشن آر جی سے تعلق رکھتے تھے اپنے
ملک سے باہر نکال دیا۔“

از حامی ہند کو اجلد ۱۔ نمبر ۲۰۔
سچ کہتے ہین جو منصف مزاج لوگ ہین وہ امر ناجائز
کو کسی طرح خواہ وہ اپنی بات ہو یا پرانی پسند ہین
کرتے یہ گورنمنٹ عیسائی ہے مگر انکو نکال دیا۔
پس صاف معلوم ہوا کہ اس سالویشن آر جی کا عمل درآمد
اچھا نہیں فقط۔

راقم سید رحمت حسین اثنا عشری۔

ای لارورین برانی خدا ذرہ ادھر بھی توجہ ہو
گلن جینکے ہے اور جن کے طرف بلکہ توجہ
ای خانہ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی
ای عادل گورنمنٹ ہم تیرے سامنے نہایت عاجزی
کرتے ہین اور گزرتے ہین کیونکہ خدا نے تجھ کو بار

نگہبان بنایا ہے۔

آسی رحم دل گورنمنٹ ہم تیرے سامنے داد بیدار ہے
ہین کہ ہمارے حاکم حقیقی نے تجھ کو ہمارے سر پر حاکم مقرر کیا ہے
دیکھ ہم غریب مسلمانوں کے حال پر راجگڑہ زرسنگ گڑہ
خلجی توڑ گیا ظلم ہو رہا ہے۔ ہم ہرگز تعصب کی راہ سے
کچھ نہیں لکھتے ہین۔ ہم نہ ہمارے عداوت کی راہ سے کچھ
کچھ نہیں لکھتے ہین۔ ہم صرف عدل چاہتے ہین۔ پہلا
ہمارا ایک سوال یہ ہے کہ جو صاحب جج صاحب کلکٹر
یا کمشنر دوپٹی کمشنر یا ریڈنٹ و اجنٹ اپنے اپنے
موقع و محل پر مقرر ہوتے ہین۔ کیا ہمارے اوپر اپنا
تعصب ٹھانے کے لئے ہوتے ہین یا ہمارے نگہبانی اور
عدل کے لئے اگر انصاف کے لئے ہوتے ہین تو صاحب
اجنٹ بہادر سپور ریاست مائے متذکرہ بالاکلی
کیفیت دیکھ کر دیدہ و دانستہ کیون چشم پوشی کرتے ہین
کیا وہ کہہ سکتے ہین کہ ہلو اس امر کی مطلق خبر نہیں ہے
اور اگر وہ یہ بات کہیں بھی تو کیا اونکے اوپر یہہ قرار
یا یہ سوال قائم نہیں ہو سکتا ہے کہ آپ اتنے بے خبر
کیون ہین کہ تمام ہندوستان کے اخبار و عین یہ خبر
اس شہرت کے ساتھ چھپی ہے اور آپ کو ابھی تک معلوم
نہیں ہے کیا اس چشم پوشی اور تساہل سے اجنٹ
صاحب بہادر کا تعصب مسلمانوں کے ساتھ نہیں ظاہر
ہوتا ہے؟ کیا گورنمنٹ ایسے متعصب انگریز کو اس جگہ
سے تبدیل کر کے اد کے جگہ کوئی دوسرا عادل منصف
مزاج انگریز نہیں بھیج سکتے؟ اور اگر نہیں بھیجتے
تو کیا ہم غریب مسلمان پھر بھی گورنمنٹ کے عدل و انصاف

کی تعریف کریں گے ہرگز نہیں کیا ہم اس کے عدل و انصاف کے قابل رہیں گے ہر کبھی نہیں اسی ہماری عادل گورنمنٹ نے خدا کے لئے میٹر قہر مطبوعہ ۳ جولائی اور نصرت اللہ خاں مطبوعہ ۱۶ جون اور دبیر الملک مطبوعہ ۱۰ سوال کو دیکھو اس کا انصاف خدا کے لئے کرا اور اس ظلم سے رنج و غصہ نرسنگ و چلچلی پور کو روک اور ایسے جنت بے پرواہ بے جز یا متعصب اور مسلمانوں کے دشمن کے ماتھے سے ہم غریب مسلمانوں کو بچا تا کہ ہم ان مسلمانوں کو ان حاکموں کے جوہر سے سر پر مسلط ہوں کچھ امید باقی رہی اور اس انتظام میں صرف ہمارا ہی فائدہ نہیں ہے۔ صرف ہمارے ہی مسجدوں میں نہیں بچتی ہیں بلکہ پتھر سے بھی بڑی بدنامی رفع ہوتی ہے کیونکہ رنجیت سنگھ کے زمانہ میں صرف طاقت اذان پر سید احمد دہلوی اسماعیل شہید کا مقابلہ تمام ہندوستان کے ابھی تک زبان زد ہے اجودہ سیامین مولوی امیر علی صاحب کا معاملہ سب کو یاد ہے ہر متنفذ کو معلوم ہے کہ توہین مذہب اور توہین مسجد ہر مذہب والوں کو اشتعال طبع کا باعث ہوتی ہے اور اسی پر جا بجا کشت و خون ہوتا آیا ہے اور ہوا کرتا ہے سوائے گورنمنٹ کی اوسن ٹری پالیسی میں یہ امر مغل ہے کہ جو اس حکام پنج حکومت کے لئے پارلیمنٹ نے تجویز کی تھی اور اس کا عام اشتہار دیا گیا تھا اور اس پر کل ہندو اور کل مسلمان ہنایت شاہ و خورم تھے مگر انہوں نے یہاں یہ خرابیاں ہو رہی ہیں بالکل اس حکمت علی کے خلاف ہیں جس کو ہم سرفا حرفا میٹر قہر سے نقل کرتے ہیں اور امید دار انصاف کے

ہیں کیونکہ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ہم تلوار اور لشکر یکساں فوراً آمادہ ہو جاویں اور سب سے پہلے گورنمنٹ میں عرض کرتے ہیں اور ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ صاحب اجنت بہادر کا تعصب حد سے زیادہ بڑ گیا پورا انصاف اس وقت ہوگا کہ جب اسی غفلت اور تعصب پر اجنت بھی تبدیل کرنے جاویں تا کہ دوسرے صاحب کو اس امر کا خیال رہے اور ہم سب اپنی داؤ کو بچھڑدے عاتے ترقی دولت و اقبال دولت انگلیشیہ میں مشغول رہیں۔ اب ہم نقل ادس معنوں کی شروع کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ کل انگریزی اخبار بھی بلا تعصب ترجمہ کر کے چھاپ دیں گے فقط۔ و ہو هذا۔

گورنمنٹ عادل انگلیشیہ تعصب مذہبی راہ را جگہ ہر کبھی پور و ز سنگ گدہ کی اصلاح فرما دے ورنہ بلوہ اور کشت و خون کا استعمال صریح ہے۔

کمترین ماہ اپریل ۱۸۸۳ء کو بطور تجارت ملک مالوہ میں پھنچا ریاست کھلی پور میں بیلون کا نیند تھا وہاں دریافت ہوا کہ راجہ بلیڈ سنگھ رئیس حال راج گدہ کی بہن کی برادری بڑی دھوم دھام سے آئی ہے بڑا جگت قابل دید ہے اس خیال سے کہ مال بھی ایسے مجمع میں غائب ہو گیا قصداً راج گدہ کا کیا کیفیت تعصب مذہبی ان ریاستوں کی عجب اور حیرت افزا معلوم ہوئی سکھوں کی علمداری کی کیفیت بکواسی دانی میں غازی کو اسلئے کھلی پور کی مسجد میں گیا اذان کہتا تھا ایک شخص نے منع کیا کہ اذان آہستہ کہو یہاں اذان کی سنائی ہے جو کوئی اذان کہتا ہے اس کو راجہ صاحب اپنے ملک سے نکال دیتے ہیں میں نے

ہمارا سرکار انگریزی کی عملداری میں اذان کی ممانعت نہیں
ہو سکتی اور ہر شخص کو اپنے فرائض مذہبی ادا کرنا اختیار
پھر تو سب لوگوں نے جو دمان موجود تھے یہ کہا کہ راجہ صاحب
تو کہتے ہیں کہ ہمارے ملک کا اختیار ہے جسکو چاہیں
اپنی ریاست سے نکالیں سرکار انگریزی کو ہمارے ملک
میں کیا دخل ہے میں یہ سرخاموش ہو رہا ہوں کہ یہ
بھی بہ تحقیق و تصدیق معلوم ہوا کہ ریاست پہلی پور میں
قوم باگری کو کہ راہ زنی اور چوری کے سوا اور پیشہ اور کما
ہیں ہے راجہ صاحب پہلی پور نے ادنیٰ بکثرت آباد کیا ہے
وہ دور دور سے چوریاں کر کے لاتے ہیں اور راجہ صاحب
ادنیٰ کا حق متورہ دیتے ہیں یہ چوری اور لوٹ کا آمدنی
کا نیا صیغہ اس ریاست میں ہے غرض دمان سے میں
راجگڑھ پھنجا برات میں ہزاروں آدمیوں کا ہجوم معلوم
حواریس ز سنگ گڑھ درمیں پہلی پور دمان موجود
تھے۔ نواب عبدالواسع خان مرحوم راجہ بہادر سنگ
رئیس حال راجگڑھ کے دادا جو پیشتر ہزار ہندوؤں کے
ساتھ مسلمان ہو گئے تھے اور راج گڑھ میں اوس وقت
کوئی ہندو بے دلیغ اپنے دہرم پر رہا ہو لیکن اب معلوم
ہوا کہ اوہیں سے کسی قدر لوگ تو اب تک اسلام پر قائم
ہیں اور جو لوگ ابتدا میں شاید بطمع دینا مسلمان ہوئے
تھے اور بعض ختنہ بھی کرا چکے تھے اور سالہا سال تک
ہمراہ نواب صاحب کھانے پینے میں شریک اور علامہ مسلمان
رہے اب وہ لوگ بوجہ تعصب رئیس راجگڑھ رو بہ فرج
کر کے پھر ہندوؤں میں شامل اور گمراہ ہو گئے اور دور
دور کے ہندوؤں کو فریب دیکر بے دہرم کر دیا گوارا گنج

ایک نیا فرقہ مسلمان ہندوؤں کا قائم ہوا ہے نواب
عبدالواسع خان مرحوم بصرہ زرکیشتر مع قائد خود جج کو
گئے تھے اور حضور سلطان روم کی سرکار سے ادنیٰ کو
اور فرمان عطا ہوا تھا اور بڑے سکین نواز صلح دوست
عادل اور سخی تھے بہت مساجد اور چاہ اور ایک باغ
اور محل اور جدارا جگڑھ سے انھوں نے بنوایا تھا اخیر میں ایک
جامع مسجد وسیع باغ میں بنوائی اور نہایت تکلف سے
اوسکو آراستہ کیا مگر عمارت ضروریہ متعلقہ مسجد کو تمام
چھوڑ کر انتقال فرما گئے اور اسی مسجد کے پائین صحن میں
دفن ہوئے بعد ازاں کے راجہ بختاؤر سنگھ اونکے بیٹے
مسند نشین ہوئے یہ بھی پوشیدہ مسلمان تھے ہر چند
ہندوؤں نے اونکو واسطے شریک ہونے پر اصرار کیا کہ گور پٹانا
اور جہنما کھلانا چاہا مگر اونھوں نے کبھی اوسکو قبول نہ کیا آخر
دیر ہ سال ریاست کر کے راہنی ملک بقاء ہوئے بعد ازاں
رئیس حال راجہ بہادر سنگھ بیٹے اونکے گدی نشین ہوئے
یہ نو عمر تھے بہت سبک طبع غیر مہذب متعصب تھے انکو
نہ انجام کار پر نظر ہے نہ اپنے نفع نقصان کی خبر انکی ہوم
کی ناک..... کا نڈا اونکے ماتھے میں ہے لوگ نیکو ام نواب
صاحب کے وقت کا بغض اور عداوت ادنیٰ مسجدوں کے
ساتھ اونکے اس پوتے کے ماتھے سے نکلواتے ہیں اور
ریاست کو خوب سوستے ہیں۔

سنہ ۱۸۲۸ء میں ہزار ہا روپیہ کھا گئے اور ریاست کی بدنامی
ہوئی اس راجہ کے وقت میں مسجدوں کی توہین مسلمانوں
کی تحیر کی حد نہی مسجد میں شراب اور سو کا استعمال
کرایا گیا دمان کے ہندو چاہتے ہیں کہ مسجد میں سمارا

دوران ہو جاوے کوئی شخص معاجون میں اس لائق
ہیں کہ راجہ کے مزاج کی اصلاح کرے رئیس کا تعصب ریاست
کی بچ گئی کو کافی ہوتا ہے لیکن وہ اسکو کیا سمجھتا تھا خوف
پولیسٹل اجنت بہادر بھوپال کا تھا اب وہ بھی نہ مایہ کیونکہ
رئیس کہلچلی پور نے جو اس ریاست کا قدیم سے دلی
دشمن ہے اسکو نا بھرتہ کار سمجھ کر یہہ ہمائش کی کہ تم اپنی
ریاست کا اختیار ہے اجنت صاحب کو گھر میں کیا دخل ہے
مجھے جو اذان اپنے ریاست میں موقوف کر دی ہے تو ہمارا
کئے کیا کر لیا اور یہہ ترغیب دی کہ جامع مسجد کے پنجے کے
کوٹھڑیوں اور نہ خانوں میں۔ و دیگرین کے پیسے رکھو
دو اور بعد کچھ عرصہ کے محنتی آگ تہلا دو تاکہ مسجد گرجا
اور مسجد میں اذان نہ کہنے دو اور جو کوئی اذان کہنا چاہے
اسکو اپنی ریاست سے نکلوا دو اور یہہ بھی اصلاح
دی ہے کہ یا نہیں مسجد کے قریب میں سور رکھو اور ہر
طرح سے مسجد کی بے ادبی کرو تاکہ مسلمان خود مجبور ہو کر
مسجد کو چھوڑ دیں رئیس کہلچلی پور کا یہہ منشا ہے کہ
اس ریاست میں کچھ فساد اور کشت و خون ہو جاوے
اور بوجہ عداوت قلبی دربار ریاست راج گدہ کی
درپردہ یہہ چاہتا ہے کہ مثل سابق یہاں بندوبست
انگریزی ہو جاوے اور علیٰ ہذا القیاس رئیس زرننگ گدہ
جو رشتہ دار راجہ بلہد رسننگ گدہ کا ہے وہ بھی رئیس کہلچلی
پور کے ہدایت کے موافق کام کرتا ہے یہہ ہر دو رئیس
نوعمر نا بھرتہ کار ہیں اپنے بھلے برے دوست و دشمن
کو نہیں پہچانتے راجہ بلہد رسننگ گدہ نے تو بموجب ہدایت
رئیس کہلچلی پور کے عمل درآمد شروع کر دیا میں نے

جو جو امور خلاف تہذیب اور محض تعصب کے دیکھے تفصیل
اونکی یہہ ہے اول جامع مسجد کے فرشی جھاڑو دیگر سامان
آرائشی اوتھا کر اپنے مکان میں لگائے اور یہہ خیال کیا
کہ مسجد اور مندر کے نام ہناد جو چیز ہوتی ہے وہ مال وقف
ہوتا ہے اس پر قبضہ درست نہیں دوسرے مہتاب سنگ
وزیر زرننگ گدہ اور منوہر سنگ سالہ رئیس زرننگ
گدہ مع دیگر راجپوتان ہمراہی کے اولیا مسجد واقع
باغ را جگدہ میں فردکش ہوئے اور در کا گشت اور
شراب اور افیون دمان استعمال کرتے رہے اونکو ہر چند
مسلمانوں نے منع کیا کہ یہاں سے چلے جاؤ دوسرے مکان
میں اترو یہہ مسجد ہے لیکن انھوں نے کچھ نہ سنا اگر زرننگ
را جگدہ وزرننگ گدہ کو منظور ہوتا تو یہہ بدعتیں
مسجد نہ ہوتیں تیسرے ایک سور کہلچلی پور سے لایا گیا اور مسجد
کے گرد پھر کر زیر مسجد درخت سے بانڈا گیا چوتھے مسجد کے
چہت پر زمانہ مکان بنانے کی تجویز ہو رہی ہے حالانکہ
مسجد کے اوپر بھی ایک خراب مسجد کی بنی ہوئی ہے۔
نواب صاحب گریون میں دہن ناز با جماعت پڑھتے
تھے۔ پانچویں ستہ دری سنگ مرمر جو راجہ بختا ورننگ
صاحب نے واسطے حطبرہ قریب نواب صاحب مرحوم کے فرید کی
مٹی وہ ابنگ قریب مسجد کے رکھی ہے۔

سنایا گیا کہ اب وہ بھی قریب نواب صاحب مرحوم پر نہیں لگائی
جاوے گی عرض نتیجہ ان حرکات کا یہہ ہے کہ اگر سرکار
انگلشیہ سے ان حرکات گزشتہ پر کچھ مواخذہ و تذکر
اور آئندہ کے واسطے بندوبست و انسداد ہوا تو جلد
ایک فساد عظیم را جگدہ میں برپا ہوگا اور سخت کشت و

خون اور بلوہ عظیم کا احتمال ہے برے روبرو جو بکثرت
ہندو بھیس مانوں سے مسجد میں آتے اور بعض جوتا پہنے
ہوے بھی گھس آتے تھے اور مسلمانوں کے منع کرنے کو کچھ
خیال میں نہ لاتے تھے اور سوقت قریب تھا کہ فساد شروع
ہو جاوے اور نوبت کشت و خون کی پہنچی کہ مسلمانوں کو
اشتعال طبع ہو ہی رہا تھا مگر بعض فہمیدہ اور سلیم الطبع
لوگوں کی ہنمایش سے فساد کی آگ بھڑکنے نہ پائی اور یہ
خیر یہ گزری کہ اور سوقت بجز راجگڑہ کے مسلمانوں کے
اور کوئی موجود نہ تھا راج گڑہ کے مسلمان تو آدھے ہندو
ہیں بخوف رئیس پہلو تہی کر گئے اگر ہمارے ملک میں ایسی
حرکت ہوتی تو راجہ صاحب ریاست آہتہ دھوکے میں اپنے
رفیقوں کے پاگل خانہ میں سیر کرتے اگر ادین ریاست
کی بوجھتی اور اخبار میں کاشوق ہوتا تو کشت و خون
دبلوہ امرتسر و ملتان و سیلم کو کہ ایسے تعصب مذہبی سے
پیدا ہوا تھا یا دکر دگے ہرگز یہ رفتار نا بخارا اختیار نہ
کرتے اور بادری کہ اگر نوبت توہین و تحریب مستحق
تو ضرور راجہ صاحب بلکہ ریاست کی بربادی کی ہمت
ہوگی مسلمانان عزتمند مجبور ہو کر اپنی جانیں دینگے اور
گردنواج کے مسلمان خصوص بہوپال کے کہ بڑی ریاست
اسلامی قریب راجگڑہ واقع ہے شرکت سے بیہ نہ موزنگ
پھر اور سوقت یہ عادل گورنمنٹ کو پریشانی ہوتی لہذا
اونکا فرض یہ ہے کہ ان متعصبین کو ذانت کر راہ راست پر
لاو اور امید ہے کہ صاحبان معصہ ذیل اخباروں کے ہنرم
اس مضمون کو ایک ایک بار اپنے اپنے اخباروں میں
درج فرمادیں۔ نورالانوار۔ دہلی سکداری۔

دارالسلطنت۔ میسر قیصر۔ جریدہ روزگار۔

اور اور دواخبار دیگر نصرت الاخبار ۱۶ ج فقط
اب ہم اپنے تمہید کا ثبوت دینا پر ضرور تصور کرتے ہیں
یعنی اگر کوئی کم سمجھ یا نادان ہماری تمہید کو دیکھ کر
یہ کہے کہ اس میں صاحب بکشت کا کیا قصور ہے اور انکو
ناحق شریک ٹھہرا لینا غث ہے اور کیا عجب کہ خود صاحب
بہادر ہی کو ہماری یہ تحریر ناگوار ہو اس واسطے کم
دو چار باتیں اور عرض کئے دیتے ہیں اگر اجماع صاحب
بہادر سے راجگان مذکور الہد کو مدد کی امید نہوتی
یا ادھکا کچھ خوف ہوتا یا یہ ہندو مسلمانوں کو یکساں
سمجھتے ہوتے یا دن لوگوں سے ملے ہوئے ہوتے یا کچھ
انصاف کرتے ہوتے تو ہم کیا کوئی بھی قیاس نہیں کر
سکتا ہے کہ یہ نوبت پہنچی اور جب تک حاکم ہلاوت
سے امید تقویت نہیں ہوتی ہے اسوقت تک ہرگز
کوئی رئیس ایسے کام نہیں کر سکتا ہی اور ان سب باتوں
کا مکمل ثبوت راج گڑہ کی گدی نشینی ہے جو موزنگ
راجگڑہ پر بخوبی روشن ہے کہ باوجود طاقت سرریسل
گریفن صاحب بہادر کے فوڑا گرا دی گئی اور راج گڑہ
کا وہ گھوڑا ہے کہ جو آج تک اجنٹ صاحب کے زیر پا
ہے سو اسکے ایک اور معاملہ ایسا ہی واقع ہوا ہے جس
سے ہندوؤں سے بڑے صاحب بہادر کا تعصب ظاہر ہوتا ہے
وہ یہ ہے کہ ایک موضع ریاست اندھڑ گوالیار شاہ
ریاست ہماچ کے صدر واقع ہے اہی اور اس میں ہندو
مسلمان دونوں رہتے ہیں تقویر سے دونوں سے حق
مسلمان اذان کہتے ہیں اور سوقت ہندو سنگ بجاتے

غل غلطی نے بنی ہوئی ہے اور اس کے ذریعہ دلائل کے تحت
 کرتے ہیں اس پر دلائل کے مسلک میں صاحب جنت صاحب
 کو عرض دی اور اجنت صاحب نے مسلمانوں کی صورت
 دیکھتے ہی عرضی نامہ سے پھینک دی اور فرمایا کہ ضابطہ
 کا حکم اس پر لکھ دیا سبحان اللہ کیا ضابطہ کا حکم ہے۔
 اس سے صاف ظاہر ہے کہ
 اجنت صاحب کو بڑا بہاری عقوبت ہم مسلمانوں سے ہے
 اور انکا اس وقت خاموش رہنا دو حالت سے خالی ہے
 اول تو یہ مسلمانوں کی ذلت سے خوش ہوتے ہیں۔
 دوم یہ اس امر کے امیدوار ہیں کہ جب مجبور ہو کر اہل اسلام
 اپنی جانیں گوانے پر آمادہ ہو جاویں اور نوبت کشتہ
 خون کی پہنچی اور وقت جرم مسلمانوں کے سر ڈال کر اپنا
 مطلب نکالیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اگر ہماری رائے میں
 کچھ غلطی ہو تو ہر ایک اہل الرائے اپنی رائے اس
 مضمون کو زینت بخشیں اور ہماری غلطی پر ہکو اطلاع
 بخشیں کیونکہ ہکو نہ کچھ اجنت صاحب سے عداوت ہے
 نہ راج گدہ نہ سنگ گدہ نہ چلی پور سے کچھ سروکار ہکو
 اپنے کام سے کام اور اپنی گورنمنٹ میں عرض کر دینے سے
 عرض فقط۔ ۳ ذیقعدہ ۱۳۰۶ جریہ روزگار۔
 منشور۔ جو کچھ نامہ نگار صاحب نے واقعہ راجگدہ کے
 نسبت تحریر فرمایا ہے نہایت راست و صحیح ہے۔ ہمارے مطبع میں
 بھی متواتر خطوط بعض دباہ ہند سے جہاں ہندو راجگون کی
 حکومت ہی دربارہ بھرتی اہل اسلام سے تھے۔ ہم یہی سی خیا
 و فکر میں تھے کہ اس خصوص میں اپنی رائے سے سرکار اعلیٰ شیعہ خصوص
 جناب لاڈل پرن صاحب پر دام قبالہ کو مطلع کریں اور حضور ممدوح کو

اسکے توجہ فرماؤ غرض کہین ہم مشکوٰۃ جاری کیا ہے کہ اپنے ہکو
 بار تحریر میں سے سبکدوش فرماؤ اور شاہی گرفت سے نجات
 دے دینا ہمارا غرض ہے کہ ہر کسے ہو امید کرتے ہیں کہ حکام اعلیٰ
 مخصوص ہمارے عادل ہوں گے و شیعہ دوسری دامن ستمیہ خود
 اس طرح اپنی توجہ مبذول فرما کے غریب مسلمانوں کو تحلیف بجا
 سے مامون و محفوظ رکھیں گے والا چند ہی روز میں فیما بین ہند
 اہل اسلام کشت و خون واقع ہو جائیگی اور سیکم بطرح سرکار کو
 ناحق بہت سارے تحلیف کا سامنا ہوگا عرموز مملکت
 خویش خسران دانند فقط۔

تائید الاسلام

جب یہاں تک نوبت پہنچتی کہ سید احمد خان صاحب
 نے صاف یہ لکھ دیا کہ توت خدا کی طرف سے مقرر
 نہیں ہوتی اور نہ کوئی خدا کے طرف سے پیغام لانا ہی
 اور جو پیغام لایا وہ لا پیغمبر کو نظر آتا ہے وہ خود بائبل
 (منہا) صرف اسی طرح کا خیال ہوتا ہے جیسے مجنون
 کو ہند بجاتا ہے معجزات کا بالکل انکار کیا اور دعوت کی
 دلیل نبوت ہونے میں بہت سی گفتگو کی حضرت موسیٰ
 کے واسطے جو دریا کا پانی جدا ہو گیا تھا اور سکود و جزیر
 بتایا معجزے سے انکار کیا ملائکہ کے وجود سے بالکل انکار
 کیا اور یہ بھی صاف لکھ دیا کہ قرآن سے جو حکم ثابت ہو
 یقین کرینے کے قابل نہیں احادیث صحیحہ کا انکار تو اپنے اوپر
 فرض سمجھ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول
 کی ذرا بھی وقعت نہ سمجھی۔ فرشتوں کو یہ کہا کہ مسلمان
 کے اعتقاد کے بموجب چیلون کی طرح منڈ لالتے پھرتے
 ہیں حوروں کو اس ملک کی گھوسوں سے تشبیہ دی

جنت و کلمہ حقیت جو قرآن سے ثابت ہوتی ہے اسکو
بیہودگی بتایا چنانچہ سب تقریحات سید احمد خان صاحب
کی تفسیر میں موجود ہیں اور یہ مضامین اردو میں چھاپکر
شایع کئی شروع کئے اور لوگوں نے ان مضامین کو نہایت
عجیب سے بہت شوق سے دیکھنا شروع کیا اور اس
قسم کی کتابیں گران قیمت کو مانتوں مانتے بلکہ شروع
ہوئیں اور انکے دیکھنے سے عوام کے اعتقاد میں خرابی
آنے لگی اور خدا نخواستہ مذہب اسلام میں فتنہ عظیم
پیدا ہوینکا خوف ہوا پس ہم نے اللہ کی توفیق سے حسب
اللہ اس فتنہ کے دفع کرنے کے لئے کمر ہمت باندھ ہی ہے
اور پھر یوں کہ رد میں ماہوار ایک پرچہ بطور اخبار
جاری کرنا تجویز کیا ہے جسکی قیمت سالانہ گورنمنٹ انگریز
دو ایان ملک سے بیس روپیہ اور روسا سے عہ
عام شایعین سے پانچ روپیہ ہو محض لذا مقرر کی گئی ہے
یہ پرچہ یکم ماہ ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ ہجری سے جاری ہوگا۔
برادران دینی سے توقع ہے کہ حمایت اسلام کو فرض
سمجھکر اس امر چرین ہماری مدد کریں تاکہ اسکے مصارف
کی مشکلات اسکے اجرا کی مانع ہوں اور مدد اولیٰ صرف
استعد کافی ہے کہ ایک ایک پرچہ اپنے ملاحظہ کے واسطی
منظور فرمائیں ہر قسم کی تحریر پیدا اور کو اغذہ بشری
شدہ بنام محمد امجد علی مالک خیر اعظم دتایند الاسلام
مراد آباد آنا چاہئیں فقط انوار الاخبار -
کلمہ - میں بکٹ نامی عیسائی عورت نے ہمیشہ صاحب
پر نالیش کی تھی - مس بکٹ - واعظ عیسائیوں کی
جماعت سے متعلق ہیں - اور ابھی تک کنواری ہیں -

اس کنوار پن میں جو جو کرتوتیں وہ کرتی رہیں - انکو
سنکر یقین ہوتا ہے کہ اس قسم کی عیسائی عورتوں کا
یہ کنوار پن اور مس پن فقط "سدا سہاگن" رہنے
کے لئے ایک دھوکہ کی تھی ہے - ہمیں تعجب تھا کہ بڑا بچا
تک یہ کیونکر مسین بنی رہتی ہیں - لیکن مس بکٹ
کے چال چلنے نے ہمارا تعجب دور کرایا - کیا انھیں کرتوتوں
کو دیکھ کر سن کر - معزز ویسی لوگ - ان بیہمون کو
ایمان کے نام سے اپنے نکالوں میں گھسنے دینگے -

ہمیشہ صاحب نے بدکار "کنجر" ہونے کا الزام - جو اس
حوصلہ کے ساتھ دیسیوں پر لگایا تھا - شکر ہے کہ
اس مقدمہ سے اب انہیں کے فریق پر ثابت ہوا - ہمارا

ہشتہار ہزار داستان

یہ اجازت بخم اپریل ۱۳۵۸ھ سے حیدر آباد دکن میں شایع
ہوا ہے اور خدا کی عنایت در سر کا عالی کے توجہ سے روزانہ
ترقی کر رہا ہو اس میں ہر طرح کے مذاق کا جو بن نظر آتا رہی - پولیٹیکل
مسامات پر چنانچہ اپنی گورنمنٹ کی چیز خواہی
نیک دلی کے ساتھ گورنمنٹ ہند کے مسامات
پر گہری نظر ڈالنی موقع اور ناظرین کی خواہش کے
موافق مختلف علوم و فنون میں بحث اخبار کیا گویا
خال کی کتاب ہی چہ ورق پر چھپتا ہی بنظر افادہ عام
قیمت نہایت ہی کم یعنی دایان ملک سے عہ امر اور
عہ م شایعین سے رسالہ لکھو ایک اور قدر داند خرید

المشتہار

سید حسن حسن بلگرامی منجر اخبار ہزار داستان